© rasailojaraid.com

فتاویٰ

سوال ۱: کہتے ہیں نماز ٹھہر ٹھہر کر نہ پڑھی جائے تو نماز ہوتی نہیں، کیا یہ ٹھیک ہے؟

سوال ۲: کیا خشوع و خضوع کے بغیر نماز ہو جاتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب

۱۔ تعدیل ارکان:

واقعی نماز ٹھہر ٹھہر کر، نہایت طمانیت اور سکون کے ساتھ پڑھنی چاہیئے اور یہ فرض ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ "مسئی الصلوٰۃ" نامی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک صحابی (خلادؓ) نے کچھ اسی طرح ہی عجلت سے نماز پڑھی تھی تو آپؐ نے ان سے فرمایا تھا:

"ارجع فصل فانك لم تصل (بخاری باب وجوب القراءۃ ''باب امر النبی صلعم الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ")

کہ "لوٹ جائیے، پھر نماز پڑھیے، آپ کی نماز نہیں ہوئی!"

مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ تصریح ہے کہ اس نے نماز خفیف کر کے پڑھی تھی اور رکوع و سجود بھی کما حقہ نہیں کیا تھا:

"فدخل رجل فصلی صلوٰۃ خفیفۃ لا یتم رکوعا ولا سجودا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحقہ (مصنف باب فی الرجل ینقص صلوٰتہ وما ذکر فیہ وکیف یصنع ص۲۸۶ ج۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رکوع و سجود میں جس کی پشت پوری طرح سیدھی قائم نہیں ہو جاتی، اس کی نماز ہوتی ہی نہیں:

"لا تجزئ صلوٰۃ الرجل حتی یقیم ظهره فی الرکوع والسجود"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(رواہ ابوداؤد باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود ص ۱۲۶)

ایک روایت میں ہے: لا صلوٰۃ (مسند احمد وابن ماجہ)

یعنی سرے سے اس کی نماز رہتی ہی نہیں۔

ایک اور روایت میں ہے:

"لا ینظر اللہ الی صلوٰۃ الرجل ... الحدیث" (مسند احمد)

کہ "ایسے شخص کی نماز کو خدا دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا"

ایک روایت میں ایسے شخص کو نماز کا چور قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ سب چوریوں سے بدتر چوری ہے:

"اسوء السرقۃ الذی یسرق صلوٰتہ قالوا وکیف یسرق صلوٰتہ یا رسول اللہ قال یتم رکوعھا ولا سجودھا (مؤطا)

ایسا شخص ساٹھ سال نماز پڑھتا ہے، حالانکہ اس کی نماز ہوتی ہی نہیں:

"ان الرجل یصلی ستین سنۃ وما لہ صلوٰۃ ... الحدیث" (کتاب الصلوٰۃ احمد ص ۳۳)

فرمایا، ایسے شخص کی نماز خدا قبول ہی نہیں فرماتا (ابن مسعود)

"واما الذی لا یتقبل اللہ صلوٰتہ فذلک الذی یصلی ولا یتم" (ایضاً ص ۳۳)

پشت کے قائم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر فِٹ ہو جائے اور سکون کے ساتھ اسی حالت پر تھم جائے، یہی کیفیت رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہونے اور دونوں سجدوں کی درمیانی بیٹھک کی ہے۔

اس اعتدال کی حد کیا ہے؟ کچھ لوگوں نے "تسبیحوں" کی تعداد سے اس کی حد بنائی ہے اور کچھ نے اس کیلئے شرعی طمانیت مراد لی ہے اور یہی صحیح ہے کہ قیام، رکوع اور سجود میں شایان شان اقامت پائی جائے اور جتنا قیام لمبا ہو، رکوع وسجود، قومہ اور جلسہ بھی اسی نسبت سے طویل ہونا چاہیئے۔ حدیث میں اس کو "قریبا من السواء" (ابوداؤد، ص ۱۲۶ باب طول القیام) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی یہ تقریباً برابر برابر تھے۔

"پڑھنا" بھی ایک مسئلہ ہے، اس میں طمانیت مطلوب ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرأت، اسی طرح تھی:

سئل انس کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کانت مداً مداً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثم قرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یمد ابسم اللہ ویمد بالرحمٰن ویمد بالرحیم ۔ (صحیح بخاری باب مدّ القرأۃ)

یعنی آپؐ لمبا لمبا کرکے پڑھتے تھے ۔"

لمبا لمبا کرکے پڑھنے کے معنے ہیں ، نہایت پریم کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اور صحیح تلفظ کے ساتھ قرأت کرنا ۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یوں ایکسپریس ہوکر پڑھتے ہیں کہ خود ان کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ کیا پڑھتے ہیں ؟ بس جلدی میں قرأت کرنے سے " مسنون قیام " کا جھٹکا ہو جاتا ہے ۔ اس کے بعد اسی نسبت سے دوسرے اوراد (تسبیحیں ، تشہد ، درود) چھوڑتے ہیں جس کی وجہ سے متعلقہ ارکانِ نماز کا جھٹکا ہو جاتا ہے ۔ اس لئے عموماً نمازیں ضائع جا رہی ہیں ۔

حضور نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز پڑھتے دیکھا تو یہ فرمایا کہ یہ مرگیا تو بس بے دین ہوکر مرا :

فجعل ان یتم صلوٰتہ ثم خرج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا لو مات لمات ولیس من الدین من شئ ۔ (احمد)

ٹھونگے مارنے والے نمازی کے بارے میں فرمایا کہ : یہ منافقین کی نماز ہے : نھی النبی صلعم عن نقر المصلی صلوٰتہ واخبر انہ صلوٰۃ المنافقین (کتاب الصلوٰۃ ابن القیم صـ۱۵۵) سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول تلک صلوٰۃ المنافقین ..... قام فنقر ھا اربعا الحدیث (مسلم)

حضرت عبد الرحمان بن شبلی سے روایت ہے کہ حضور نے کوے کی طرح ٹھونگے مار کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے :

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب الحدیث (مسند احمد)

فرمایا جس نے نماز ضائع کی ، نماز اس کے لئے بددعا کرتی ہے کہ :

ضیعک اللہ کما ضیعتنی (کتاب الصلوٰۃ صـ۱۵۶ ابن القیم بحوالہ عقیلی مسند ادکتاب الصلوٰۃ احمد بن حنبل تعلیقا صـ۱) جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے اللہ تعالیٰ تجھے بھی ضائع کرے ۔"

یہ سب امور اس امر کے غماز ہیں کہ جو لوگ نماز اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر نہیں پڑھتے اور بھاگم بھاگ والی بات کرتے ہیں ، ان کی نماز قطعاً نہیں ہوتی ۔

یہی نظریہ حضرت امام شافعی ، امام احمد ، امام اسحٰق (ترمذی) امام داود ظاہری (نیل) حضرت شیخ عبد القادر جیلانی (غنیۃ الطالبین صـ۱) اور قاضی ابو یوسف کا ہے (ہدایہ صـ۱)

افسوسناک لطیفہ :

© rasailojaraid.com

حضرت امام ابن قیم نے ایک جلد باز شخص کے چیلے کا ذکر کیا ہے جو بہت ہی افسوسناک ہے ، وہ

© rasailojaraid.com

فرماتے ہیں کہ اس نے اپنے لونڈے کو نہایت اطمینان سے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے مارا اور کہا کہ اگر بادشاہ تجھے کسی کام کو بھیجے تو کیا تم اس سست روی سے کام لوگے ؟

عن بعض هؤلاء انه رای غلاما له یطمئن فی صلوٰته فضربه وقال لو بعثك السلطان فی شغل اکنت تبطئ فی شغله مثل هذا الابطاء ؟ (کتاب الصلوٰۃ ص۱۷۷)

امام ابن قیم فرماتے ہیں، یہ نماز کے ساتھ مخول ہے :

هذا کله تلاعب بالصلوٰة وتعطیل لها وخداع من الشیطان (ص۱۷۷)

احناف کے نزدیک بقول جرجانی یہ سنت ہے لیکن کرخی اور علامہ طحاوی کی روایت کے مطابق واجب ہے، اس صورت میں جو نمازی اس سے غفلت کرتا ہے، اس پر سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ ص۱۰۰)۔ علماء احناف نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے (حاشیہ ہدایہ ص۱۰۰) اس لئے یہ مقام ان دوستوں کے لئے درس عبرت ہے جو سجدہ سہو بھی نہیں کرتے۔ ظاہر ہے اس صورت میں ان کی نماز، نماز ہی نہیں رہے گی — وان ترکه ساهیا جبره بسجود السهو وان ترکه عمدا بطلت الصلوٰة (غنیۃ الطالبین پیر جیلانی ص۱۶ مترجم فارسی) اصل میں "تعدیل ارکان" کی بحث کو کچھ بزرگوں نے علمی بحث بنا کر اپنے — عقیدت مندوں کو نماز کا چور اور کوا بنا دیا ہے ورنہ خود ان بزرگوں کی نماز ان کی ان عملی بحثوں کے بالکل برعکس تھی اور اتنی طمانینت اور تعدیل ہوتی تھی کہ اسے دیکھ کر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح کا مطالعہ کر کے اصل صورت حال کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال ۲

خشوع و خضوع : نماز کی جان یہی چیز ہے، جن لوگوں میں یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے، صحیح معنے میں تعدیل ارکان کا حق بھی وہی شخص ادا کرتا ہے وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گا، ذوق و شوق کے عالم میں مستغرق ہو کر رب کے حضور پیش ہوگا، اور نہایت مزے سے نماز کا حق ادا کرے گا۔ ورنہ نماز کیا ہوگی نماز کا ایک گونہ تکلف ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ فقہی نماز ادا ہو جائے یعنی نماز کا آئینی بوجھ ساقط ہو جائے لیکن آخرت میں بھی یہ کچھ کام آئے؟ بظاہر ضروری نہیں معلوم ہوتا، باقی رہی اس کے کرم کی بات؟ تو وہ الگ بات ہے سہ

کوئی یہ پوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہے

جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے

©rasailojaraid.com